Model Test Paper (Paper Pattern) Class 12th for Annual Examination 2023-24

Subject: Urdu | Total Marks: 80 | Time: Three Hours

(Section A) حصہ الف

Note:- Candidates are required to give their answers in their own words as far as practicable.

Marks allotted to each question are indicated against it.

سوال نمبر 1 مندرجہ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیں اور اس پر مبنی سوالوں کے جواب لکھیں۔ (4×1=4)

ہماری وراثت دو قسم کی ہے قدرتی اور ثقافتی وراثت۔ جہاں تک قدرتی وراثت کے تحفظ اور بقا کا تعلق ہے اس کے لئے مختلف طریقے اپنائے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر سرکار نے جنگلوں کے تحفظ کے لئے محکمہ جنگلات قائم کیا ہے، جس نے غیر قانونی طریقے سے درختوں کی کٹائی اور جنگلوں کے شکار پر پابندی لگا کر ایسا کرنے والوں کو سزائیں دیں۔ اسی طرح قومی وراثت میں بھی اہم قدم اٹھائے گئے۔ جہاں تک ثقافتی وراثت کی بقا اور تحفظ کا تعلق ہے، حکومت نے وقتاً فوقتاً بہت سے قانون پاس کئے ہیں مثال کے طور پر 1958ء میں قدیم یادگاروں اور آثارِ قدیمہ کی عمارتوں کے تحفظ کا قانون پاس کیا گیا۔

(i) محکمہ جنگلات کس مقصد کے لئے قائم کیا گیا؟

(a) قانون کے تحفظ کے لئے
(b) جنگلات کے تحفظ کے لئے
(c) ملک کے تحفظ کے لئے
(d) حکومت کے تحفظ کے لئے

(ii) 1958ء میں کون سا قانون پاس کیا گیا؟

(a) جنگلوں کے درختوں کی کٹائی روکنے کے لئے
(b) جنگلی جانوروں کے شکار پر پابندی کے لئے
(c) قدرتی وراثت کے تحفظ کے لئے
(d) آثارِ قدیمہ کی عمارتوں کے تحفظ کے لئے

(iii) ہماری وراثت کی کتنی قسمیں ہیں؟

(a) چار
(b) تین
(c) ایک
(d) دو

(iv) ثقافتی وراثت کے تحفظ کے لئے حکومت نے کیا کیا ہے؟

(a) قانونی طریقے اختیار کئے ہیں
(b) قانون پاس کئے ہیں

(d) محکمے قائم کئے ہیں (c) مختلف طریقے اپنائے ہیں

سوال نمبر2 درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب دیجئے۔(4×1=4)

تعلیم کو تربیت سے الگ کرنا دونوں کو ان کے فائدوں سے جدا کر دینا ہے۔ ماں باپ اگر یہ سمجھنے لگیں کہ انھوں نے بچوں کو اسکول میں داخل کر دیا اور ان کا فرض ادا ہو گیا تو یہ بڑی بھول ہو گی۔ نئی کھیتی کا جو تجربہ ہندوستان نے کیا، آگے چل کر ہرا انقلاب کہلایا۔ اس کی مثال سامنے رکھیے تو یہ بات بالکل کھل کر سامنے آجائے گی۔ تعلیم بنا تربیت کے وہی اثر رکھتی ہے، جو مصنوعی کھاد بنا سنچائی کے۔ کسان نے بھول کر ایسا کیا تو سارا کھیت جل کر راکھ ہو گیا۔ سی طرح تربیت پر توجہ نہ دی جائے تو تعلیم انسان کی شخصیت اور زندگی کی اعلی قدروں اور اطوار و اخلاق کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ تعلیم کی آبیاری تربیت سے ہوتی ہے، علم کا ظرف تربیت سے آتا ہے۔ اس کی افادیت تربیت سے بڑھتی ہے۔

i. **تربیت کے بغیر تعلیم کیا اثر رکھتی ہے؟**

ii. **ہندوستان نے نئی کھیتی کا جو تجربہ کیا، وہ آگے چل کر کیا کہلایا؟**

iii. **تعلیم کی آبیاری کہاں سے ہوتی ہے؟**

iv. **علم کو ظرف کہاں سے ملتا ہے؟**

سوال نمبر2 کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے۔ (10)

i. میرا پسندیدہ شاعر یا ادیب

ii. میرا پسندیدہ کھیل

iii. عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

iv. میرا ہماچل

v. انٹرنیٹ کے فوائد اور نقصانات

سوال نمبر3 اسکول کے پرنسپل صاحب / پرنسپل صاحبہ (ہیڈ ماسٹر / ، ہیڈ مسٹریس) کے نام فیس معافی کے لئے درخواست لکھیں۔(8)

یا

شہر کے میئر کے نام درخواست لکھ کر اپنے محلے کی مناسب صفائی کی استدعا کریں۔

سوال نمبر4 مندرجہ ذیل پیراگراف (Precis Writing) کو مختصر اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔ (8)

مضمون نگاری اردو نثر کی خاص صنف ہے- انگریزی میں اسے Essay کہتے ہیں۔ یہ غیر افسانوی صنف ہے۔ جس کا آغاز اردو میں دہلی کالج سے ہوتا ہے۔ سر سید احمد خان اور ان کے ساتھیوں نے اس صنف کو بہت فروغ دیا۔ مضمون کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ کسی موضوع پر اپنے خیالات کو مربوط اور مدلل انداز میں اس طرح پیش کرنا کہ پڑھنے والا اس کو سمجھ کر متاثر ہو سکے، مضمون کہلاتا ہے۔

عام طور پر ہر مضمون کے تین حصے ہوتے ہیں ۔(1) تمہید (2)اصل مضمون (3)اختتام کا انجام

تمہید :- مضمون کی ابتدائی حصہ تمہید کہلاتا ہے۔ اسے خاص طور پر دلچسپ ہونا چاہیے تا کہ پڑھنے والا مضمون کے ابتدائی جملوں کو دیکھ کر پورا مضمون پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ ہو جایے۔ تمہید کا حصہ اگر خشک اور غیر دلچسپ ہو گا تو پڑھنے والا اس کے مطالعے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ نہیں کر پایے گا۔ مضمون کے لیے ایک اچھی تمہید مضمون نگار کی کامیابی کی دلیل ہے۔ اس کے لیے فقط انداز بیان کی دلچسپی ہی کافی نہیں بلکہ تمہید میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے انھیں بھی مضمون سے مربوط ہونا چاہیے۔ اچھی تمہید مضمون کو ایک وحدت عطا کرتی ہے اس لیے یہ مضمون کی بنیادی شکل ہے۔

اصل مضمون:- تمہید کے بعد مضمون نگار ان مسائل کی طرف رجوع کرتا ہے جس کے لیے تمہید قائم کی گئی تھی ۔ یہ مضمون کا سب سے اہم حصہ ہوتا ہے اور پڑھنے والوں کو زیادہ متوجہ بھی کرتا ہے۔ اسی حصے میں مضمون نگار مضمون سے متعلق اپنے نقطۂ نظر کو پیش کرتا ہے اور اس کے حق میں دلائل بھی فراہم کرتا ہے۔ مضمون کا یہ حصہ زیادہ منطقی، فکر انگیز اور خیال افروز ہوتا ہے۔ مضمون نگار اس حصے میں موضوع سے متعلق مختلف تنقیدی جائزہ بھی لیتا ہے۔ مضمون کا یہ حصہ باقی حصوں کے مقابلے میں طویل ہوتا ہے اور کئی پیرا گراف پر مشتمل ہوتا ہے۔

اختتام:- مضمون کا آخری حصہ اختتامیہ کہلاتا ہے۔ اس حصہ میں مضمون نگار مضمون میں بیان کیے گیے تمام پہلوؤں کو کم سے کم الفاظ میں سمیٹ کر حاصل کلام بیان کرتا ہے۔ مضمون کے درمیانی حصہ میں جو تفصیلات پیش کی گئیں تھیں اور موضوع کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا تھا اس سے بر آمد ہونے والے نتائج اختتامیہ میں نہایت مئوثر انداز میں پیش کیے جاتے ہیں ۔ اختتامیہ کی خوبی یہ سمجھی جاتی ہے کہ اس کو پڑھ لینے کے بعد قاری کے ذہن میں کوئی تشنگی باقی نہ رہ جایے اور موضوع کے متعلق قاری مضمون نگار کے خیالات سے پوری طرح اتفاق کر لے۔ اختتامیہ میں جو نتائج پیش کیے جاتے ہیں اگر ان کی پیشکش کا انداز واضح، اطمینان بخش اور مئوثر نہیں ہو گا تو پڑھنے والا ذہنی الجھنوں کا شکار ہو جایے گا اور یہ اختتامیہ کا عیب ہے۔ پورے مضمون کو چند جملوں میں اس طرح سمیٹ لینا کہ تمام ضروری پہلو سامنے آجایے اگرچہ دشوار ہوتا ہے لیکن ایک اچھے اختتامیہ کی یہی خوبی سمجھی جاتی ہے۔

سوال نمبر5 مندرجہ ذیل محاورات میں سے کنہیں آٹھ محاوروں کے معانی لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔ (8=1×8)

عید کا چاند ہونا، چلّو بھر پانی میں ڈوب مرو، آنکھیں دکھانا، جیسا دیس ویسا بھیس، نام روشن کرنا، بات کا بتنگڑ بنانا، اپنا الو سیدھا کرنا، تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی، خیالی پلاؤ بنانا، رائی کا پہاڑ بنانا، مارا مارا پھرنا

سوال نمبر6 اسکول میں نئے سال میں داخلہ سے متعلق اشتہار(Advertisement)تیار کریں۔ (8)

یا

اسکول میں منعقد ہونے والے کتابوں کے میلے کے بارے میں اشتہار(Advertisement) لکھیں۔

حصہ الف(Section B)

سوال نمبر7 مندرجہ ذیل سوالات میں سے کنہیں چار کے جوابات مطلوب ہیں۔ (4×3=12)

i. آخر میں شیر نے کیا کیا؟

ii. گوالے کہاں اور کیسے رہتے تھے؟

iii. ہیروئن کی تلاش کا فلسفہ کیا ہے؟

iv. ڈرامہ میں شامل کون سا کردار لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب رہا اور کیسے؟

v. برسات کے بعد ڈاک بنگلے کی حالت کیسی تھی؟

سوال نمبر8 مندرجہ ذیل سوالات(MCQs)میں مناسب جواب کی نشاندہی کریں۔ (8×1=8)

(i) ڈرامہ "ہیروئن کی تلاش" میں کتنے سین ہیں؟

(a) پانچ
(b) چار
(c) دو
(d) تین

(ii) ڈرامہ "ہیروئن کی تلاش" کس کا ڈرامہ ہے؟

(a) مرزا ہادی رسو
(b) محمد مجیب
(c) رتن ناتھ سرشار
(d) آگا حشر کاشمیری

(iii) شیر نے کس جانور کو زخمی کیا تھا؟

(a) کتا
(b) خرگوش
(c) بلی
(d) ہاتھی

(iv) "جنگل کی ایک رات" کس مصنف کی کہانی ہے؟

(a) راجیندر سنگھ بیدی
(b) ریحان احمد عباس
(c) منشی پریم چند
(d) محمد مجیب

(v) کہانی کے مطابق گوالے کہاں رہتے تھے؟

(c) جنگل (a) شہر

(d) گاوں (b) قصبہ

(vi) خرگوش کے پیچھے کتنے کتے دوڑے تھے؟

(c) ایک (a) تین

(d) چار (b) دو

(vii) "جنگل کی ایک رات" میں سب سے پہلے کس جانور کے شکار کا ذکر کیا گیا ہے؟

(c) بلی (a) ہاتھی

(d) بھینس (b) خرگوش

(viii) "جنگل کی ایک رات" میں سب سے اہم کردار کس کا ہے؟

(c) سیّد صاحب (a) ماسٹر صاحب

(d) محسن (b) شیاما

سوال نمبر9 ہیروئن کی تلاش میں "مسز مہرا" کے کردار(Character Sketch)سے متعلق تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (10)

یا

جنگل کی ایک رات میں "سید" کے کردار(Character Sketch) پر تفصیلی گفتگو کریں۔